

خواتین کا پردہ

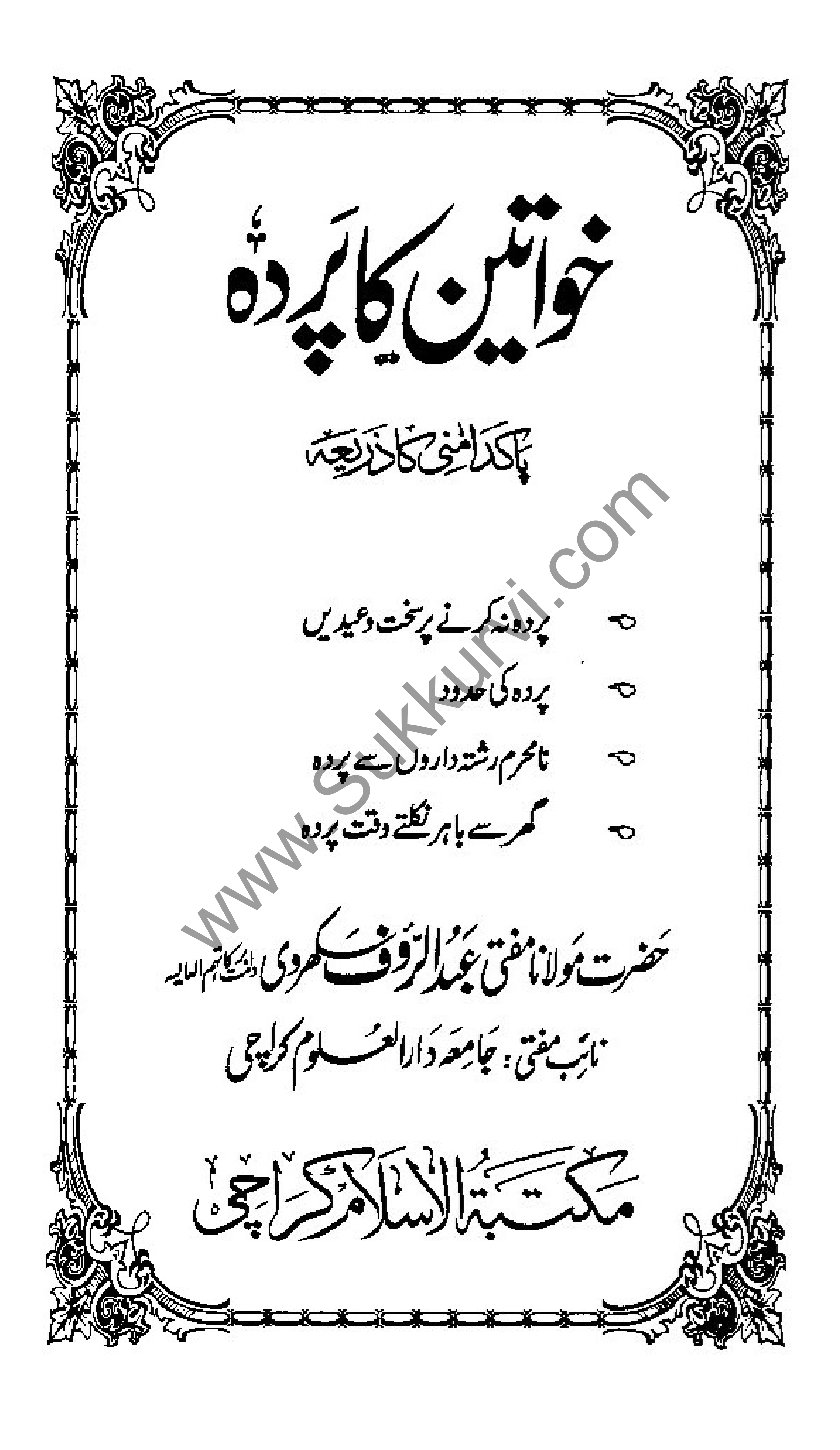
پاکدامنی کا ذریعہ



حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ




مکتبۃ الاسلام کراچی



خواتین کا پردہ

پاکدامنی کا ذریعہ

- پردہ نہ کرنے پر سخت وعیدیں
- پردہ کی حدود
- نامحرم رشتہ داروں سے پردہ
- گھر سے باہر نکلتے وقت پردہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ

نائب مفتی: جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود

مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی

ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی

کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

فون : 021-35016664-65

موبائل : 0300-8245793

ای میل : maktabatulislam@gmail.com

ویب سائٹ : www.maktabatulislam.com

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرست مضامین

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا.

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا○ صدق اللہ العظیم

(سورۃ الاحزاب، آیت:۵۹)

نماز روزے کی طرح پردہ بھی فرض ہے

میرے قابل احترام بزرگو! آج میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ حضرت کی خدمت میں اس آیت کی روشنی میں خواتین کے پردہ کے بارے میں کچھ باتیں عرض کروں گا، کہ مردوں اور خواتین دونوں کو شرعی پردہ کے ضروری احکام معلوم ہوں۔

خواتین کو پردہ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ دیا ہے، چنانچہ میں نے ابھی جو آیت تلاوت کی ہے، اس آیت میں بھی پردہ کا حکم ہے اور اس کے علاوہ متعدد آیات میں صاف صاف پردے کے احکام موجود ہیں اور شریعت کا قاعدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا حکم دے دیں تو وہ کام فرض ہو جاتا ہے۔ نماز کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا، اس لئے مسلمان مردوں اور عورتوں پر نماز فرض ہے۔ رمضان شریف کے روزوں کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دیا، اس لئے رمضان کے روزے مردوں اور عورتوں پر فرض ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ اور حج کا حکم بھی قرآنِ کریم میں آیا ہے، اس لئے یہ چاروں فرائض اسلام میں شامل ہیں۔ اسی طرح پردہ کا حکم بھی قرآنِ کریم میں آیا ہے، اس لئے مسلمان عورتوں پر پردہ کرنا فرض ہے۔

پردہ نہ کرنے پر سخت وعیدیں

جس طرح نماز نہ پڑھنا، رمضان کے روزے نہ رکھنا، زکوٰۃ فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا، حج فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا بڑا گناہ ہے، اسی طرح جب مسلمان خاتون پر بالغ ہونے کی وجہ سے پردہ فرض ہوجائے تو اس فرض کو ادا نہ کرنا بڑا گناہ ہے۔ اسی وجہ سے پردہ نہ کرنے پر احادیث میں بڑے خوفناک عذاب کی وعیدیں آئی ہیں۔ جس طرح نماز نہ پڑھنے پر، روزہ نہ رکھنے پر، زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر اور حج نہ کرنے پر قسم قسم کے عذابوں کا ذکر ہے، اسی طرح جو خواتین شرعی پردہ نہیں کرتیں، ان کے لئے بھی طرح طرح کے عذابوں کی وعیدیں آئی ہیں۔

پردہ کرنے پر شکر ورنہ استغفار

اس سے آپ اندازہ کریں کہ نماز روزے کی طرح شرعی پردہ بھی ایک مسلمان خاتون کے لئے ضروری ہے۔ جو خواتین شرعی پردہ کرتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک حکم بجالا رہی ہیں اور جو خواتین شرعی پردہ نہیں کرتیں، انہیں چاہیے کہ شرعی پردہ کا اہتمام کریں اور شرعی پردہ کو ضروری سمجھیں،

اور اگر اس میں کچھ کوتاہی ہو رہی ہے تو اس کو اپنی کوتاہی سمجھیں اور اپنے کو گناہ گار سمجھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ! میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتی ہوں اور آپ کے اس حکم کو صحیح سمجھتی ہوں، آپ مجھے ہمت عطا فرمائیں کہ میں اس حکم پر عمل کروں۔

دو گنہگاروں میں فرق

دیکھئے! ایک شخص وہ ہے جو گناہ کرتا ہے لیکن گناہ کو گناہ سمجھتا ہے اور اپنی غلطی کا اقرار کرتا ہے اور اللہ جل شانہ کی طرف رجوع کرتا ہے، معافی مانگتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ یا اللہ! مجھے اس گناہ سے بچنے کی ہمت اور توفیق دیدیجئے، دوسرا شخص وہ ہے جو گناہ کرتا ہے لیکن اس گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ یہ شریعت کا حکم نہیں ہے، یہ تو مولویوں نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے وغیرہ وغیرہ، ان دونوں شخصوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ یہ دوسرا شخص شریعت کے حکم کو ماننے اور اس پر عمل کرنے سے انکار کر رہا ہے اور اس حکم کو من گھڑت کہہ رہا ہے، اس کا تو ایمان ہی جا رہا ہے اور پہلا شخص جو گناہ کا اقراری مجرم ہے، کم از کم اس کا ایمان تو محفوظ ہے، اور جب وہ گناہ کا اقرار کر رہا ہے تو ایک دن انشاء اللہ اس کو گناہوں سے سچی توبہ کرنے کی بھی توفیق ہو جائے گی۔

یہ خطرناک بات ہے

پردہ کے حکم کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ قرآن کریم اور حدیث شریف میں واضح طور پر پردہ کا حکم موجود ہونے کے باوجود اس کو نہیں مانتے یا حکم تو مانتے ہیں مگر صاف صاف یہ کہہ دیتے ہیں کہ آج کے دور میں اس پر عمل ناممکن ہے، اور پھر طرح طرح کے حیلے اور بہانے اس حکم پر عمل نہ کرنے کے لئے کرتے رہتے ہیں، یہ بہت خطرناک بات ہے، اس سے ہر مسلمان مرد و عورت کو بچنا چاہئے۔

پردہ کو تسلیم کریں اور توبہ کریں

البتہ اگر اپنی کمزوری یا ماحول سے مرعوب ہونے کی بناء پر بعض خواتین شرعی پردہ کا اہتمام نہ کر پاتی ہوں اور ان کے لئے ایک دم سے پورے شرعی پردے پر عمل کرنا مشکل ہو رہا ہو تو انہیں چاہئے کہ وہ اس حکم کو تسلیم کریں اور اقرار کریں کہ یا اللہ! بیشک یہ آپ کا حکم ہے، میں اس کو بلاشبہ مانتی ہوں، لیکن میں خطا کار ہوں، سیاہ کار ہوں، یا اللہ! مجھے فوری طور پر اس پر عمل کرنا مشکل معلوم ہو رہا ہے، میں بہت کمزور ہوں، لیکن میں وعدہ کرتی ہوں کہ اس حکم کو بجالاؤں گی اور اس حکم پر عمل کرنے کی پوری کوشش کروں گی، یا اللہ! میری اعانت اور نصرت

فرما اور میرے دل کو اور میرے ایمان کو اتنا مضبوط اور قوی فرما کہ میں دل و جان سے اس حکم کو پوری طرح بجا لاؤں۔ پھر جب تک وہ اس گناہ کے اندر مبتلا رہے، اس گناہ سے برابر توبہ کرتی رہے اور یہ عزم کرتی رہے کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنا ماحول بدلوں گی اور اس حکم پر پورا پورا عمل کروں گی۔

گھر کے اندر رہنے والے نامحرم سے پردہ کا طریقہ

بہر حال! قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلمان خواتین کے لئے اصل حکم یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کے اندر رہیں، ان کا گھر کے اندر رہنا یہ بھی پردہ کی ایک شکل ہے، لہٰذا جہاں تک ہو سکے مسلمان خواتین اپنے گھروں کے اندر رہیں اور بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں۔

خواتین کو چاہئے کہ رشتہ دار اور گھر کے اندر جو نامحرم رشتہ دار مرد رہتے ہیں ان سے بھی پردہ کا اہتمام کریں، مثلاً دیور ہے یا جیٹھ ہے، ان سے بھی پردہ کا اہتمام کریں، اسی طرح جو نامحرم مرد گھر میں آتے جاتے ہیں، جیسے شوہر کے چچا، تایا، ماموں وغیرہ، ان سے بھی پردہ کا اہتمام کریں۔ ان رشتہ داروں سے پردہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب وہ خاتون اپنے کمرے سے باہر نکلنے کا ارادہ کرے اور اس کو یہ اندازہ

ہو کہ کمرہ سے باہر نامحرم مرد موجود ہیں تو وہ خاتون نماز پڑھنے کا دوپٹہ اپنے سر پر اس طرح لپیٹ لے جس طرح نماز میں لپیٹا جاتا ہے اور اس میں سر کے بال، گردن اور دونوں بازو کلائیوں تک چھپ جائیں، البتہ ہتھیلیا کھلی رہیں تو کوئی مضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ چہرے کے آگے گھونگٹ ڈال لے، جیسے پہلے زمانے کی شریف خواتین کیا کرتی تھیں، لہٰذا گھونگٹ ڈال کر گھر کے سارے کام انجام دے۔ گھر کے اندر دیور اور جیٹھ سے اور دوسرے گھر کے نامحرم مردوں سے بوقتِ ضرورت بات کرنا بھی جائز ہے، ان کی خیریت پوچھنا بھی جائز ہے، ان کو کھانا دینا بھی جائز ہے، ان سے گھر کی ضروت کی اشیاء منگوانا بھی جائز ہے، اس طرح گھرداری کے سارے کام انجام دے سکتی ہے۔

چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنے کی گنجائش

اگر کسی خاتون کو چہرہ پر گھونگٹ ڈالنا مشکل ہو تو اس صورت میں ہمارے علماء کرام نے فرمایا ہے کہ اگر چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں کھلی ہوئی ہوں، لیکن کلائیاں چھپی ہوئی ہوں تو اس کی بھی گنجائش ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ چہرے پر گھونگٹ رہے، اس لئے کہ عورت کا چہرہ حسن و جمال کا مرکز ہے اور اس کے کھلے رہنے کی وجہ سے فتنہ

پھیلنے کا خطرہ ہے، لہٰذا جس گھر میں نامحرم مردوں سے فتنہ کا اندیشہ ہو، وہاں تو گھونگٹ ڈالنے کا اہتمام کرنا ہی چاہیے لیکن جہاں فتنہ کا اندیشہ نہ ہو، وہاں گھونگھٹ نہ ڈالنے کی بھی گنجائش ہے۔ بہر حال! یہ حکم تو ان نامحرم مردوں سے پردہ کے بارے میں تھا جو گھر کے اندر رہتے ہیں، اس لئے کہ ہر وقت اپنے کمرے میں چھپ کر رہنا بھی مشکل ہے اور برقع پہن کر گھر کے کام کاج کرنا بھی مشکل ہے، اس لئے شریعت نے یہ سہولت عطا فرمادی ہے تاکہ سہولت کے ساتھ خواتین گھر کا کام انجام دے سکیں۔

باہر سے آنے جانے والے رشتہ داروں سے پردہ کا طریقہ

کچھ نامحرم مرد وہ ہوتے ہیں جو گھر کے اندر نہیں رہتے لیکن گھر میں بے تکلف آتے جاتے رہتے ہیں، جیسے بیوی یا شوہر کے چچازاد بھائی، تایازاد بھائی، پھوپھی زاد بھائی، ماموں زاد بھائی، خالہ زاد بھائی وغیرہ یہ رشتے کے بھائی کہلاتے ہیں، اس سے کوئی خاص پردے کا اہتمام نہیں کیا جاتا، حالانکہ ان سے پردے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ ان رشتہ داروں سے پردہ کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ گھر کے جو بڑے ہیں، وہ سب ایک مرتبہ بیٹھ کر اس مسئلے کو طے کریں اور سب سے یہ کہہ دیں کہ

آج کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں پردے کا اہتمام ہوگا، لہٰذا جتنے بھی رشتے کے بھائی ہیں یا دوسرے نامحرم مرد جو رشتہ دار ہیں اور گھر کے اندر آتے ہیں، آئندہ جب وہ آئیں گے تو انہیں بیٹھک میں اور ڈرائنگ روم میں بٹھایا جائے گا، یہ حضرات جواب تک سیدھے گھر کے اندر چلے جاتے تھے اور خواتین کے کمروں میں بھی داخل ہو جاتے تھے اور خواتین کے قریب بے تکلف جا کر بیٹھ جاتے تھے اور ان سے بے تکلف باتیں شروع کر دیتے تھے، آئندہ اس صورتِ حال سے بچیں گے اور پرہیز کریں گے۔

مردوں کو مردانہ کمرے میں بٹھایا جائے

جب بھی کوئی نامحرم مرد گھر میں آئے، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، وہ مرد ہی سے ملے گا، وہ گھر کی نامحرم خواتین سے نہیں ملے گا، ہاں اگر محرم ہو تو بے شک وہ خواتین سے بھی ملے، کیونکہ ان سے پردہ نہیں ہے۔ بہر حال! اس طرح ایک مرتبہ سب کو بٹھلا کر طے کرنا ہوگا، جب اس طرح ایک مرتبہ طے کرلیا جائے گا پھر خواتین کے لئے بھی نامحرم مردوں سے پردہ کرنا آسان ہوگا، طے کرنے کے بعد بیوی کے نامحرم رشتہ دار اور شوہر کے نامحرم رشتہ دار مثلاً شوہر کے چچا، شوہر کے تایا،

شوہر کے خالو، شوہر کے پھوپھا، شوہر کے ماموں، یہ سب چونکہ بیوی کے لئے نامحرم ہیں یا بیوی کے خالہ زاد، چچا زاد، ماموں زاد وغیرہ آئیں تو ان سے صرف گھر کے مرد ملاقات کریں اور ان کو مردانہ کمرے میں بٹھایا جائے، گھر کی خواتین ان سے بات کرنا چاہتی ہیں تو وہ پردے کے پیچھے سے بات کرلیں یا انٹر کام پر بات کرلیں یا فون پر بات کرلیں۔

تو ہی اگر نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں

یہ عمل چند روز تو عجیب محسوس ہوگا، لیکن اس کے اندر آپ کو بھی عافیت محسوس ہوگی اور خواتین کو بھی اس کے اندر راحت محسوس ہوگی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ شرعی پردہ کا اہتمام ہو جائے گا اور بے پردگی کے گناہ سے مرد اور خواتین دونوں بچ جائیں گے۔ لہٰذا اس عمل کے لئے خواتین کو اپنا ذہن تیار کرنے کی ضرورت ہوگی اور مردوں کو ان کی مدد کرنے کی ضروت ہوگی، اس طرح جب آپس میں سب باتیں طے کر لیں گے تو ذرا سی دیر میں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا اور اگر مرد اور خواتین اس کام کے لئے تیار نہ ہوں تو ساری عمر یہ گناہ ہوتا رہے گا۔

تو ہی اگر نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں
اے خواجہ دردنیست وگرنہ طبیب ہست

چونکہ گناہ کا احساس نہیں اور اس گناہ سے بچنے کا اہتمام نہیں اور اس سے بچنے کی فکر نہیں ہے، اس لئے بچنا مشکل معلوم ہوتا ہے، ورنہ بچنے کا آسان طریقہ موجود ہے۔

گھر سے باہر نکلتے وقت پردہ کی کیفیت

خواتین کو بقدر ضرورت گھر سے باہر نکلنا جائز ہے، لیکن جب گھر سے باہر نکلیں تو شرعی پردہ کے ساتھ نکلیں، شرعی پردہ کے اندر چند بنیادی باتیں ہیں۔ جن کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

﴿۱﴾ چادر یا برقع سے پورا جسم چھپانا

پہلی بات یہ ہے کہ جب کوئی خاتون گھر سے باہر نکلے تو اپنے پورے جسم کو کسی موٹی لمبی چوڑی چادر سے یا برقع سے اچھی طرح چھپا کر نکلے، البتہ راستہ دیکھنے کے لئے ایک آنکھ کھولنے کی اجازت ہے یا اپنے چہرے پر ایسی نقاب ڈال لے جس سے پردہ بھی ہو جائے اور راستہ بھی نظر آ جائے اور کوشش اس بات کی کی جائے کہ جسم کا کوئی حصہ کھلنے نہ پائے۔

﴿۲﴾ چادر اور برقع موٹا ہو

دوسری بات یہ ہے کہ وہ چادر یا برقع اتنا بڑا اور موٹا ہو کہ سر

سے لے کر پاؤں تک جسم اور لباس کا کوئی حصہ اس میں سے جھلکنے نہ پائے، اگر باریک ہوگا تو جسم اور کپڑے جھلکیں گے، اس سے پردے کا مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ اور وہ چادر یا برقع چاہے کالے رنگ کا ہو یا سفید رنگ کا، کوئی خاص رنگ ضروری نہیں ہے۔

﴿۳﴾ برقع مزیّن نہ ہو

تیسری بات یہ ہے کہ وہ چادر یا برقع بھڑک دار، مزین اور پھول بوٹوں سے آراستہ نہ ہو۔ کیونکہ خواتین کے لئے گھر سے باہر نکلتے وقت یہ حکم ہے کہ وہ اپنی آرائش وزیبائش اور اپنی خوبصورتی کو چھپا کر نکلیں، عموماً خواتین کا لباس بھی خوبصورت، زیورات بھی خوبصورت، وضع قطع بھی خوبصورت ہوتی ہے، ان سب کو چھپا کر نکلنے کا حکم ہے، لہٰذا برقع کا کپڑا خوبصورت اور پھول بوٹوں اور بیلوں والا نہیں ہونا چاہئے، بلکہ برقع بالکل سادہ ہونا چاہئے، نہ وہ چمکدار ہو، نہ بھڑک دار ہو، نہ بیل دار ہو، نہ پھول دار ہو، اور اتنا بڑا ہو کہ سر سے پیر تک سارے جسم کو ڈھانپ لے۔

﴿۴﴾ برقع ڈھیلا ڈھالا ہو

چوتھی بات یہ ہے کہ وہ برقع اتنا ڈھیلا ڈھالا ہو کہ اس کے اندر سے جسم کے اعضاء کی ہیئت نمایاں نہ ہو، اگر برقع چست ہوگا تو پھر پردہ

کا مقصد حاصل نہیں ہوگا، اس لئے کہ چست ہونے کے نتیجے میں جسم کی بناوٹ اور ہیئت نمایاں ہوجائے گی، اس سے پردہ کا مقصد فوت ہوجائے گا، اس لئے برقع خوب ڈھیلا ڈھالا ہونا ضروری ہے۔

﴿۵﴾ خوشبو لگی ہوئی نہ ہو

پانچویں بات یہ ہے کہ اس برقع کے اوپر یا اندرونی لباس میں کسی قسم کی پھیلنے والی خوشبو لگی ہوئی نہ ہو۔ اگر ایسی خوشبو لگی ہو جس کی مہک باہر نہ آئے بلکہ اندر ہی محدود رہے تو اس میں کچھ حرج نہیں، مہکنے اور پھیلنے والی خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنے والی خواتین کے بارے میں سخت وعید آئی ہے، اس لئے ایسی خوشبو لگا کر باہر نکلنا جائز نہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں:

حضور اقدس ﷺ نے اس کو زنا کار فرمایا ہے۔ (نسائی)

بہرحال! مندرجہ بالا پانچوں باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے خاتون ضرورت کے وقت گھر سے باہر نکل سکتی ہے۔

شہر کے اندر محرم کی ضرورت نہیں

پھر اگر اس خاتون کا گھر سے باہر نکلنا اپنے شہر کے اندر ہو تو اس کے ساتھ محرم ہونا بہتر ہے، ضروری نہیں۔ اسی طرح اگر [illegible]

جارہی ہے لیکن وہ سفر اڑتالیس میل یا تقریباً سوا ۷۷ کلومیٹر سے کم ہے تو بھی محرم کا ساتھ ہونا ضروری نہیں، جبکہ کسی فتنہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو، ورنہ اکیلے سفر سے بچنا چاہئے اور اگر وہ خاتون اڑتالیس میل یا تقریباً ۷۷.۲۴ کلومیٹر سے زیادہ دور کہیں سفر میں جانا چاہتی ہے، چاہے کراچی سے حیدر آباد، سکھر، ملتان یا لاہور کا سفر کرنا چاہتی ہے یا حج وغیرہ کے سفر پر جانا چاہتی ہے تو مذکورہ تمام پابندیوں کے ساتھ ساتھ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس سفر میں اس کے ساتھ اس کے محرم مرد یا شوہر کا ہونا ضروری ہے، بغیر شوہر کے یا بغیر محرم کے اتنا لمبا سفر کرنا یا خدانخواستہ نامحرم مرد کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے، اس پر گناہ ہے۔

سفرِ حج کے لئے محرم کا ہونا ضروری ہے

دیکھئے! اگر کسی خاتون پر حج فرض ہو گیا لیکن سفرِ حج کے لئے اس کو محرم نہیں مل رہا ہے، مثلاً شوہر جانے کے لئے تیار نہیں یا اس کے محرم مثلاً باپ، بھائی، سگا بھتیجا، سگا بھانجا موجود ہیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی جانے کے لئے تیار نہیں ہے، یا ان کو لے جانے کے لئے عورت کے پاس کرایہ نہیں ہے، تو شرعاً اس کو اکیلے حج کے سفر پر جانے کی اجازت نہیں، کیونکہ اس صورت میں حج ادا کرنا ہی اس کے ذمے ضروری نہیں،

بلکہ ایسی خاتون کے لئے شرعی حکم یہ ہے کہ ساری عمر محرم کا انتظار کرے، اگر زندگی میں محرم ساتھ جانے والا میسر آجائے یا شوہر ساتھ جانے کے لئے تیار ہو جائے تو اس کے ساتھ حج کرنے کے لئے چلی جائے، اگر ساری زندگی کوئی محرم نہ ملے تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اپنی طرف سے حج بدل کرنے کی وصیت کر دے کہ میرے اوپر حج فرض تھا لیکن مجھے حج ادا کرنے کے لئے محرم نہ مل سکا، لہٰذا میں وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرے مال سے میرا حج بدل کرا دیا جائے۔

یہ ہے شریعت کا حکم، شریعت نے یہ نہیں کہا کہ جب تمہارے اوپر حج فرض ہے اور تمہیں محرم نہیں مل رہا ہے، تو تم محرم کے بغیر حج کرنے چلی جاؤ، ہرگز یہ حکم نہیں دیا۔ یہ ساری احتیاط اور مکمل پردہ کا حکم محض اس لئے ہے تاکہ عورت کی عزت اور عصمت محفوظ رہے۔

بے پردگی پر سخت وعیدیں

لہٰذا جو عورتیں گھر کے اندر نامحرموں سے پردہ نہیں کرتیں یا جو خواتین گھر سے باہر نکلنے کے وقت پردہ کے ساتھ نہیں نکلتیں، ان کے بارے میں احادیث میں بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں، وہ ان کو پڑھیں اور بے پردگی کے سنگین گناہ سے بچیں اور شرعی پردہ کا اہتمام کریں، اللہ پاک توفیق بخشیں۔ آمین

چار جنتی عورتیں

ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ چار عورتیں جنتی ہیں اور چار عورتیں دوزخی ہیں۔

(۱)...... جنت میں جانے والی چار عورتوں میں سے ایک عورت وہ ہے جو نہایت عفیف اور پاکدامن ہو، اللہ جل شانہ کی بھی فرمانبردار ہو اور اپنے شوہر کی بھی اطاعت کرتی ہو۔

(۲)...... دوسری عورت وہ ہے جو بہت حیادار ہو اور شرم وحیا کی پیکر ہو، جب شوہر گھر میں موجود نہ ہو تو اپنی عزت کی حفاظت کرتی ہو، نامحرم مردوں سے ناجائز تعلق نہ رکھتی ہو، اور جب شوہر گھر پر ہو تو اپنی زبان درازی سے اس کو تکلیف نہ دیتی ہو۔

(۳)...... تیسری عورت وہ ہے جو بہت بچوں والی ہو اور ان بچوں کی قدردان ہو اور صابر ہو اور شوہر کی طرف سے اس کو جو کچھ ملتا ہے اس پر صبر کے ساتھ قناعت کرتی ہو اور اس پر راضی رہتی ہو۔

(۴)...... چوتھی عورت وہ ہے جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور ان بچوں کی خاطر

قربانی دیتے ہوئے وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے، کیونکہ نکاح کے بعد شوہر کے حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بچوں کی تربیت صحیح نہیں ہو سکے گی، اس لئے اس نے ان بچوں کی تربیت اور پرورش کی خاطر دوسرا نکاح نہ کیا اور اسی طرح اس نے زندگی گزار دی۔ (الزواجر)

یہ چار عورتیں جنتی ہیں جو جنت میں جائیں گی۔

چار دوزخی عورتیں

دوزخ میں جانے والی چار عورتیں یہ ہیں۔

(۱)...... ایک وہ عورت جو بدزبان ہو، شوہر کے ساتھ بدزبانی کرتی ہو، اس کی ہر بات کا جواب دینا، اس کو طعنے دینا، اس کے والدین کو بُرا بھلا کہنا، اس کے گھر والوں کو بُرا بھلا کہنا، اس کا معمول ہو اور وہ اپنی ان بری عادتوں کی وجہ سے شوہر کو ایذاء اور تکلیف پہنچاتی ہو اور جب شوہر گھر میں نہ ہو تو اس وقت اپنی عزت کی بھی حفاظت نہ کرتی ہو، ایسی عورت دوزخی ہے۔

(۲)...... دوسری وہ عورت جو شوہر کی مالی حیثیت سے بڑھ کر اس سے اپنی فرمائشیں اور طرح طرح کے مطالبات کرتی ہو کہ فلاں چیز لا کر دو، فلاں کام کر دو، اس عورت کو اس سے کوئی غرض

نہیں کہ میرے شوہر کی کیا آمدنی ہے، اس آمدنی کے ذریعہ ہم اپنی جائز خواہشات کس حد تک پوری کر سکتے ہیں، اس سے اس کو کوئی واسطہ نہیں، شادی کے بعد سے روزانہ اس کے نئے نئے مطالبے اور نئی نئی خواہشات شوہر کے سامنے آتی رہتی ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا شوہر جب یہ دیکھتا ہے کہ جائز آمدنی سے اس کے مطالبات پورے نہیں ہوتے تو وہ ناجائز آمدنی کے ذرائع تلاش کرتا ہے تو ایسی عورت بھی دوزخی ہے۔

(۳)...... تیسری وہ عورت جو بے پردہ گھر سے باہر نکلنے کی عادی ہو۔ یعنی جب بھی وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو آراستہ پیراستہ ہو کر بے پردہ گھر سے باہر نکلنے کی عادی ہے، یہ بھی جہنمی عورت ہے، آج کل اکثر عورتوں کا یہی حال ہے، وہ اس سے عبرت لیں۔

(۴)...... چوتھی وہ عورت جو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے بلکہ اس کا کام صرف کھانا پینا اور سونا ہے، اس کے علاوہ کوئی کام نہیں کرتی، نہ اس کو شوہر کے حقوق کی کوئی فکر ہے اور نہ اس کو گھر کی ذمہ داری کا احساس ہے، گھر میں کیا کام پڑا ہے اور گھر میں کون آرہا ہے اور کون جارہا ہے، اس سے اس کو کوئی غرض نہیں، کسی بھی خاتون کے لئے یہ کوئی اچھی عادت نہیں بلکہ بدترین عادت ہے،

یہ عورت بھی جہنمی ہے۔ بہرحال ! یہ چار عورتیں ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ جہنمی ہیں۔ (الزواجر)

بخشی ہوئی عورت اور ملعون عورت

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو عورت (اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار ہو، اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ کی تابع دار ہو اور) اپنے شوہر کی فرمانبردار (اور خدمت گزار ہو) اس کے لئے ہواؤں میں پرندے، سمندر میں مچھلیاں (آسمانوں میں) فرشتے اور چاند اور سورج اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں جب تک وہ اپنے شوہر کی رضا کی طالب رہتی ہے۔ اور جو عورت (اللہ تعالیٰ کی اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمان ہو اور) شوہر کی نافرمانی کرے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ جو عورت بے جا بات کر کے شوہر کا موڈ بگاڑ دے تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتی ہے جب تک وہ اس کو خوش نہ کر دے اور جو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے چلی جائے تو اس کے واپس آنے تک اس پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (الزواجر)

جہنم میں خواتین کی کثرت کی وجوہات

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے

جب جہنم کے اندر دیکھا تو اس کے اندر عورتوں کو زیادہ پایا۔ اب اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کے بارے میں علماء کرام نے فرمایا کہ اس کی تین وجوہات ہیں۔

(۱)......ایک وجہ یہ ہے کہ خواتین اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی بہت کم تابع دار ہوتی ہیں، ان کے اندر فرمانبرداری کا جذبہ بہت کم پایا جاتا ہے، عام طور پر خواتین میں یہ بات واقعۃً پائی جاتی ہے۔

(۲)......دوسری وجہ یہ ہے کہ ان کے اندر شوہر کی فرمانبرداری اور ان کی اطاعت کا جذبہ بھی کم پایا جاتا ہے، گو بعض خواتین اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والی اور شوہر کی فرمانبردار اور خدمت گزار ہوتی ہیں۔

(۳)......تیسری وجہ یہ ہے کہ ان کے اندر بے پردہ ہو کر گھر سے باہر نکلنے کا جذبہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

گھر سے باہر نکلنے والی لاکھوں عورتوں میں چند ہی عورتیں واقعۃً شرعی پردہ کرنے والی ہوتی ہیں، ورنہ اکثر عورتیں یا تو بے پردہ ہوتی ہیں یا ان پر برائے نام پردہ ہوتا ہے۔ اکثر عورتوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ آراستہ ہو کر بن ٹھن کر بے پردہ ہو کر گھر سے باہر نکلیں، آج ہماری

مارکیٹوں کو اور بازاروں کو دیکھ لیجئے، تفریح گاہوں کو اور تقریبات کو دیکھ لیجئے، ہر جگہ نظر آئے گا کہ خواتین پورے بناؤ سنگھار کے ساتھ بے پردہ موجود ہیں جس کی وجہ سے نگاہوں کو پناہ ملنا مشکل ہے۔ (الزواجر)

شیطان کا عورت کو تکنا

ایک حدیث شریف میں ہے کہ: جب کوئی عورت گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاک لیتا ہے۔ (الزواجر)

یعنی شیطان نامحرم عورتوں کے دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ وہ نا محرم مردوں کو دیکھیں اور نامحرم مردوں کے دلوں میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ وہ نامحرم عورتوں کو دیکھیں، اس طرح وہ مردوں اور عورتوں کو بد نگاہی کے گناہ میں مبتلا کر دیتا ہے، چنانچہ جو عورت بن سنور کر باہر نکلتی ہے، اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ نامحرم مرد ہمیں دیکھیں اور نا محرم مردوں کے دل میں بھی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسی عورتوں کو دیکھیں۔ لہٰذا وہ عورت دونوں کے لئے گناہ کا ذریعہ بنتی ہے، بدنگاہی اور بدنظری کا ذریعہ بنتی ہے اور بدنگاہی آنکھوں کا زنا ہے، لہٰذا جتنے مرد بھی اس عورت کو دیکھ کر بدنگاہی کے اندر مبتلا ہونگے، ان سب کے گناہوں کے برابر اس عورت کو گناہ ہوگا، کیونکہ وہ عورت ان مردوں

کے گناہ میں مبتلا ہونے کا ذریعہ بنی ہے اور خود چونکہ بے پردہ نکلی ہے، اس لئے اس کا گناہ الگ ہوگا۔

نابینا سے پردہ کا حکم

ایک حدیث جو مشہور و معروف ہے کہ ایک مرتبہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر تھیں، اتنے میں مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ جو نابینا تھے، آپ ﷺ سے ملاقات کیلئے تشریف لے آئے، جب وہ صحابی گھر کے اندر داخل ہوئے تو ان دنوں امہات المؤمنین نے ان سے پردہ نہیں کیا، اس پر حضور اقدس ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کیوں نہیں کرتیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو نابینا ہیں، یعنی جب یہ نابینا ہونے کی وجہ سے ہمیں نہیں دیکھ رہے ہیں تو ان سے کیا پردہ کرنا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو نابینا ہیں مگر کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو؟ لہٰذا ان سے پردہ کرو۔

ہمیں پردہ کی زیادہ ضرورت ہے

آپ اس واقعہ کے اندر ذرا غور کریں کہ ایک طرف تو حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ صحابی ہیں اور دوسری طرف امہات المؤمنین ہیں

جوان کی بھی مائیں ہیں اور ہماری بھی مائیں ہیں، جن کے دلوں میں دور دور تک کسی برائی کا خیال بھی نہیں گزر سکتا، دونوں طرف پاک ہستیاں ہیں، لیکن ان سب کے باوجود حضور اقدس ﷺ نے پردہ کرایا۔ درحقیقت اس واقعہ کے ذریعہ امت کو یہ تعلیم دیدی کہ نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے، اور جب امّہات المؤمنین کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پردہ کرنے کا حکم دیا تو ہم اور آپ کیا ان سے بھی زیادہ پاک دامن ہیں کہ پردہ کے حکم پر عمل نہ کریں؟ معلوم ہوا کہ ہمیں ان سے بھی زیادہ پردہ کی ضرورت ہے، کیونکہ ہم سر سے لیکر پاؤں تک گناہوں کے اندر ڈوبے ہوئے ہیں، لہٰذا خواتین کو تمام نامحرم مردوں سے پردہ کرنے کی ضروت ہے، چاہے وہ نابینا ہو یا بینا اور شرعی پردہ کا بہت ہی اہتمام کرنا چاہئے۔

بے پردگی بے شمار گناہوں کا ذریعہ

بے پردگی ایسا گناہ ہے کہ یہ دسیوں گناہ کا ذریعہ بنتا ہے، چنانچہ عام طور پر جتنے گناہ ہیں ان میں اکثر کی بنیاد عورت کی بے پردگی، مرد کی بدنگاہی اور بدنظری ہے، اور یہی گناہ آگے بڑھ کر مردوں اور عورتوں کو بے شمار گناہوں کے اندر مبتلا کر دیتے ہیں جس سے دنیا بھی برباد ہوتی ہے اور آخرت بھی برباد ہوتی ہے۔ اس لئے مردوں کو چاہئے کہ وہ اپنی نظروں کی حفاظت کریں اور کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ

بیٹھیں اور بلا ضرورت اس سے باتیں نہ کریں۔

گھر کے نوکر اور ڈرائیور سے پردہ کریں

بعض گھروں میں نامحرم مرد نوکر اور ملازم ہوتے ہیں، ان میں سے بعض ملازم گھر کے باہر کے کام انجام دیتے ہیں اور بعض ملازم گھر کے اندرونی کاموں کو انجام دینے کے لئے رکھے جاتے ہیں، جیسے گھر کی صفائی کرنا، کھانا پکانا اور گھر کے دوسرے امور کا انتظام کرنا وغیرہ۔ جن مردوں کو ملازم رکھا گیا ہے، وہ گھر کے اندر کے کاموں کے لئے مقرر ہوں یا باہر کے کاموں کے لئے مقرر ہوں، چاہے وہ بڑی عمر کے ہوں یا درمیانی عمر کے ہوں، جوان ہوں یا نوجوان، گھر کی خواتین کے لئے یہ سب نامحرم ہیں اور گھر کی خواتین کا ان سب کے سامنے بے پردہ آنا درست نہیں، سراسر گناہ کی بات ہے، اس لئے ان سے بھی پردہ کرنا چاہئے، اور ذہن میں یہ بات رہنی چاہئے کہ جو شخص نامحرم ہے وہ نامحرم ہے، چاہے وہ نامحرم ملازم ہو، کھانا پکانے والا ہو یا گھر کی صفائی کرنے والا ہو، چاہے وہ ڈرائیور ہو یا باہر کے کام کرنے والا ہو، گھر میں اس ملازم کے مسلسل رہنے یا بار بار آنے جانے یا کام کاج کرنے کی وجہ سے وہ محرم نہیں بن جاتا، جس طرح دوسرے نامحرم مردوں سے پردہ کرنے کا حکم ہے، اسی طرح ان ملا

زمین سے بھی پردہ کرنے کا حکم ہے اور خواتین کے لئے ان کے سامنے بے پردہ آنا درست نہیں۔

عورت کی آواز کا پردہ

ایک مسئلہ یہ کہ جس طرح خواتین کے لئے اپنے جسم کو نامحرم مردوں سے چھپانا ضروری ہے، اسی طرح اپنی آواز کو بھی نامحرم مردوں تک پہنچنے سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے، البتہ جہاں ضرورت ہو وہاں خاتون نامحرم مرد سے پردہ کے پیچھے سے بات کرسکتی ہے، اسی طرح ٹیلیفون پر بھی ضرورت کے وقت بات کرسکتی ہے، البتہ ادب یہ ہے کہ نامحرم سے بات کرتے وقت عورت اپنی آواز کی قدرتی لچک اور نرمی کو ختم کر کے ذرا خشک لہجے میں بات کرے تاکہ قدرتی لچک اور نرمی ظاہر نہ ہونے پائے اور نامحرم مرد کو عورت کے نرم اندازِ گفتگو سے بھی گناہ کی لذت لینے کا موقع نہ مل سکے، اس سے شریعت کی احتیاط کا اندازہ لگائیے، اللہ اکبر! آج کل ہمارے معاشرہ میں جن گھروں میں کچھ پردہ کا اہتمام ہوتا ہے، وہاں بھی عورت کی آواز کے سلسلے میں عموماً کوئی احتیاط نہیں کی جاتی بلکہ نامحرم مردوں سے بلاضرورت بات چیت ہوتی رہتی ہے اور ان سے گفتگو میں ایسا انداز ہوتا ہے جیسے اپنے محرم کے ساتھ گفتگو کا انداز ہوتا ہے، مثلاً جس بے تکلفی سے انسان اپنی ماں

کے ساتھ، اپنی بیٹی کے ساتھ، اپنی بیوی کے ساتھ اور اپنی سگی بہن کے ساتھ بات چیت کرتا ہے اور ہنستا بولتا ہے اور اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے، لیکن بعض اوقات یہی انداز نامحرم عورتوں کے ساتھ گفتگو کے وقت بھی ہوتا ہے اور نامحرم عورتیں نامحرم مردوں کے ساتھ یہی انداز اختیار کرلیتی ہیں اور گفتگو کے دوران ہنسی مذاق، دل لگی اور چھیڑ چھاڑ سبھی کچھ ہوتا ہے، آج یہ باتیں ہمارے معاشرے میں عام ہیں۔ یاد رکھئے! جس طرح عورت کے جسم کا پردہ ہے، اسی طرح اس کی آواز کا بھی پردہ ہے، جس طرح عورت کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ اپنے آپ کو نامحرم مرد کے سامنے آنے سے بچائے، اسی طرح اس کے ذمہ یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی آواز کو بھی بلا وجہ نامحرم مردوں تک جانے سے روکے، مثلاً دیور ہے، جیٹھ ہے، بہنوئی ہے، خالو ہے، پھوپھا ہیں، یہ سب نامحرم ہیں ان سب سے بھی بلا ضرورت بات چیت کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ البتہ جہاں ضرورت ہو وہاں بقدر ضرورت گفتگو کرنے کی گنجائش ہے۔

اہلِ جہنّم کی دو جماعتیں

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو ابھی تک میں نے دیکھا نہیں ہے، یعنی حضور ﷺ

کے زمانہ میں ان کا ظہور نہیں ہوا تھا، لیکن آپ پہلے سے ان جماعتوں کے بارے میں پیشین گوئی فرما رہے ہیں اور آج وہ دونوں جماعتیں ہمارے زمانہ میں موجود ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک جماعت وہ ہے جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے جس سے وہ لوگوں کو مار رہے ہوں گے اور دوسری جماعت ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی اور وہ مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی اور ان کے سروں پر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح اونچے اونچے بال ہوں گے اور وہ مٹک مٹک کر چل رہی ہوں گی، یہ دونوں جماعتیں جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور کی مسافت سے محسوس ہوگی۔ یہ حدیث شریف کا خلاصہ ہے۔

پہلی جماعت: دوسروں پر ظلم کرنے والوں کی ہے

اس حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے جہنّم کی دو جماعتوں کا ذکر فرمایا، پہلی جماعت سے وہ لوگ مراد ہیں جو لوگوں پر ظلم کریں گے، ناحق لوگوں کو ماریں گے، ناحق ان سے پیسے کھائیں گے اور ناحق ان سے کام لیں گے۔ آج ہمارے معاشرے میں یہ جماعت موجود

ہے، چنانچہ آج ایسے ظالم، خواہ صاحب اقتدار ہوں یا وہ سرکاری افسر ہوں یا غیر سرکاری افسر ہوں، چاہے وہ شہر میں ہوں یا دیہات میں، عموماً یہ لوگ کمزوروں پر، غریبوں پر، مسکینوں پر بڑا ہی ظلم اور زیادتیاں کرتے ہیں اور ان سے زبردستی کام لیتے ہیں، زبردستی ان سے پیسے، بھتے اور رشوتیں لیتے ہیں۔ برادریوں میں بعض چودھری اور گاؤں میں بعض نمبردار بھی ایسے ہوتے ہیں اور وہ یہ سب کام کرتے ہیں، شہر میں غنڈے اور آوارہ قسم کے لوگ یہ کام کرتے ہیں، ان لوگوں نے اپنی اپنی جماعتیں بنا رکھی ہیں، یہ لوگ تاجروں کو اور دکانداروں کو تنگ کرتے ہیں ان کا ماہانہ بھتہ مقرر ہے، اگر ان کو بھتہ ملتا رہے تو لوگ عافیت سے رہتے ہیں اور جس دن لوگ بھتہ دینے سے انکار کر دیں، اس دن ان کی خیر نہیں، پھر نہ ان کی جان کی ضمانت ہے اور نہ عزت کی خیر ہے۔ ایسے اہلِ جہنم اور دوزخی جماعت والے ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں پیشین گوئی فرمادی تھی۔ بہر حال! ایک جماعت تو یہ ہے۔

دوسری جماعت: لباس پہننے کے باوجود ننگی خواتین کی ہے

جہنمیوں کی دوسری جماعت خواتین کی ہے جن کی علامات حضور

اقدس ﷺ نے بیان فرمائیں۔ پہلی علامت یہ بیان فرمائی کہ خواتین لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، یعنی ان کے جسم پر لباس تو ہوگا لیکن لباس کا اصل مقصد ہے کہ وہ جسم کو چھپائے اور جسم کی جو قدرتی بناوٹ ہے، اس کو پوشیدہ کرے، ان کا لباس اس مقصد کو پورا نہیں کرے گا۔ اس مقصد کو پورا نہ کرے کی دو وجہ ہوں گی، ایک وجہ یہ ہوگی کہ وہ لباس یا تو اتنا باریک ہوگا کہ اس میں سے جسم صاف ظاہر ہو رہا ہوگا، جیسے آج کل گرمی کے زمانے میں بعض خواتین لون کی قمیض اور شلوار استعمال کرتی ہیں جس سے ان کا جسم پوشیدہ نہیں ہوتا بلکہ ان کا جسم اور زیادہ ظاہر ہو رہا ہوتا ہے۔

باریک لباس پہننے کی ایک جائز صورت

اگر لون کا سوٹ کسی خاتون کو پہننا ہو تو اس کا جائز طریقہ یہ ہے کہ قمیض کے نیچے شمیز پہن لیں اور شلوار کے اندر باریک وائل لگا لیں تا کہ باریک کپڑے پہننے کا جو مقصد ہے یعنی گرمی نہ لگنا، وہ بھی حاصل جائے اور پردہ بھی حاصل ہو جائے۔ لیکن ایسی خواتین بہت کم ہیں، جو خواتین شرعی پردہ نہیں کرتیں، وہ لون کے نیچے بنیان یا شمیز پہننے کا بھی اہتمام نہیں کرتیں ہیں، اور ایسی خواتین کا دوپٹہ بھی برائے نام ہوتا ہے

بلکہ وہ بھی ''V'' کی شکل میں گلے میں پڑا ہوتا ہے۔ ایسی خواتین ہی کے بارے میں اس حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ کپڑا پہننے کے باوجود ننگی ہوگی۔

چست لباس پہننے والی خواتین

دوسری وجہ یہ ہوگی کہ وہ لباس باریک تو نہیں ہوگا بلکہ موٹا ہوگا لیکن وہ لباس اتنا چست ہوگا کہ جسم کے اعضاء کی بناوٹ کو نمایاں کررہا ہوگا، ان کی بناوٹ کو پوشیدہ نہیں کررہا ہوگا، جس کے نتیجے میں کپڑے پہننے کا جو مقصود ہے یعنی پردہ کرنا، وہ مقصود حاصل نہیں ہوگا، لہٰذا ایسی خواتین بھی کپڑا پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔

ناقص لباس پہننے والی خواتین

حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تیسری وجہ بھی بیان فرمائی ہے، وہ یہ کہ جسم پر لباس تو ہوگا لیکن وہ ناقص اور نا تمام ہوگا، جیسے آج کل اس کا رواج ہے کہ قمیض کی آستین بغلوں تک ہے اور پورا باز و کھلا ہوا ہے حتی کہ کندھے بھی نظر آرہے ہیں اور دوسری طرف گردن کھلی ہوئی ہے، سینہ کھلا ہوا ہے، کمر کھلی ہوئی ہے، شلوار بھی پنڈلیوں تک کھلی ہوئی ہے بس برائے

نام لباس ہے، لباس کا جو اصل مقصد ہے یعنی ستر پوشی، وہ اس لباس سے حاصل نہیں ہوتا۔ لہٰذا ایسی خواتین بھی لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی اور ان کا ایسا لباس جہنم میں لیجانے کا باعث ہے۔

ساڑھی ایک ننگا پہناوا

آج کل جو ساڑھی پہنی جاتی ہے، عموماً اس کا یہی حال ہے، چنانچہ ساڑھی کے اندر عورت کی پیٹھ اور پیٹ بالکل ننگا ہوتا ہے اور ایسی حالت میں وہ عورت گھر سے باہر نکلتی ہے، ایسی عورت بھی جہنم کی اس جماعت میں داخل ہے جس کی حضور اقدس ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے۔ لہٰذا جو عورتیں ایسا باریک لباس پہنی ہوئی ہیں جس سے جسم جھلک رہا ہے یا وہ لباس اتنا چست ہے کہ اس کی وجہ سے اعضاء کی بناوٹ نظر آ رہی ہے یا وہ لباس اتنا ناقص اور نامکمل ہے کہ جن اعضاء کو چھپانے کا حکم ہے، وہ اعضاء اس لباس میں مستور نہیں ہیں، یہ تینوں قسم کی عورتیں لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔

مردوں کو مائل کرنے والیں اور خود مائل ہونے والیں

اس حدیث میں ان خواتین کی ایک صفت یہ بیان کی گئی کہ وہ خواتین خود بھی مردوں کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی اور مردوں کو

بھی اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور ان خواتین نے اپنے سر کے بالوں کو فیشن کے طور پر اس طرح بنایا ہوا ہوگا کہ دیکھنے سے یہ معلوم ہوگا کہ ان کے سروں پر بہت بال ہیں اور وہ بال بختی اونٹ کے کوہان کی طرح اونچے ہوں گے۔ یعنی جس طرح اونٹ جب چلتا ہے تو اس کا کوہان کبھی ایک طرف جھکتا ہے اور کبھی دوسری طرف جھکتا ہے، اسی طرح وہ خواتین اپنے سروں کو اس طرح حرکت دیتے ہوئے چلیں گی کہ ان کے سر کے بال بھی کبھی ایک طرف جھکیں گے اور کبھی دوسری طرف جھکیں گے جس کو دیکھ کر لوگ یہ محسوس کریں گے کہ ان کے سر کے بال بہت لمبے ہیں۔

ایسی خواتین جہنم میں جائیں گی

یہ لباس جوان خواتین نے پہنا ہوگا، وہ مالی تنگی کی وجہ سے نہیں بلکہ فیشن کی وجہ سے ان خواتین نے باریک لباس یا چست لباس یا ناقص لباس پہنا ہوگا، اور ایسے لباس میں وہ اپنے آپ کو آراستہ کر کے اور میک اپ کر کے اور بال بنا کر گھر سے باہر نکلیں گی تا کہ نامحرم مردوں کی طرف مائل ہوں اور وہ ان مردوں کی طرف مائل ہوں، بہر حال یہ ان جہنمی عورتوں کی علامت اور نشانی ہے۔ ایسی خواتین کے بارے

میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گی۔ جبکہ دوسری حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب جنت تک پہنچنے میں سو سال کی مسافت باقی ہوگی، اتنی دور سے جنت کی خوشبو آنی شروع ہو جائے گی، لیکن جو عورتیں دنیا میں بے حجاب اور بے پردہ رہیں گی، وہ جنّت کی خوشبو سے بھی محروم رہیں گی، جس کا مطلب یہ کہ ایسی خواتین جہنم میں جائیں گی، البتہ اگر خاتمہ ایمان پر ہوگیا تو اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد جنت میں جاسکیں گی۔

حضور ﷺ کا امّت کی خواتین کو دیکھ کر رونا

علامہ حافظ ابن حجر ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الزواجر'' جس میں کبیرہ گناہوں کو بیان فرمایا ہے، اس کتاب میں ایک روایت نقل کی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ رو رہے ہیں، ان دونوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں؟ نبی کریم جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس رات کو مجھے آسمان کی اور جنت اور جہنم کی سیر کرائی گئی، اس رات میں نے جہنم میں اپنی امت کی خواتین کو مختلف قسم کے عذابوں کے اندر مبتلا

پایا، ان عذابوں کی ہولناکی کی وجہ سے مجھے رونا آرہا ہے۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کو اپنی امت پر سب سے زیادہ شفقت تھی، ہم پر ہمارے ماں باپ جتنے شفیق ہوسکتے ہیں اور ہم اپنی جانوں پر جتنے شفیق ہوسکتے ہیں، حضور اقدس ﷺ اس سے زیادہ شفیق اور مہربان تھے۔

خواتین کو چھ طریقوں سے عذاب

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنی امت کی عورتوں کو کس قسم کے عذاب میں مبتلا پایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱)...... میں نے ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنے سر کے بالوں کے ذریعہ جہنم میں لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ جہنم کی آگ کی وجہ سے پک رہا ہے۔

(۲)...... اور ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی زبان کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی ہے اور اس کے منہ میں گرم پانی ڈالا جارہا ہے۔

(۳)...... ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ اس کے دونوں پیر سینے سے بندھے ہوئے ہیں اور اس کے دونوں ہاتھ پیشانی سے بندھے ہوئے ہیں اور سانپ اور بچھو اس پر مقرر ہیں جو اس کو ڈس رہے ہیں۔

(۴)......ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنے سینے کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی ہے۔

(۵)......ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ اس کا سر اور چہرہ تو سؤر کی طرح ہے اور باقی جسم گدھے کی طرح ہے، اور ہزاروں قسم کے عذاب اس کو ہو رہے ہیں۔

(٦)......اور ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ اس کا پورا جسم کتے کی طرح ہے۔ اور اس کے منہ میں جہنم کی آگ داخل ہو رہی ہے اور پاخانہ کے راستے سے نکل رہی ہے۔ اور فرشتے اس کے جسم پر آگ کے گرز مار رہے ہیں۔

اس طرح آپ ﷺ نے مختلف عورتوں پر ہونے والے عذابوں کا ذکر فرمایا۔

بے پردگی کی وجہ سے عذاب

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ان عورتوں کو یہ عذاب کن گناہوں کی وجہ سے ہو رہا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے سر کے بالوں کے ذریعہ جہنم میں لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ جہنم کی آگ کی وجہ سے ہنڈیا کی طرح پک رہا تھا، یہ وہ عورت تھی جو دنیا میں نامحرم مردوں کے سامنے بے پردہ آتی جاتی تھی،

آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو عورت بے پردہ ہوتی ہے عموماً اس کا سر کھلا ہوتا ہے، جبکہ نامحرم مردوں کے سامنے جس طرح اور جسم کو چھپانا ضروری ہے، اسی طرح بالوں کو بھی چھپانا ضروری ہے، لہٰذا جو عورتیں بے پردہ بازاروں میں گھومتی ہیں، وہ اس عذاب سے عبرت حاصل کریں، ایک تو جہنم کے اندر داخل ہونا کتنے بڑے عذاب کی چیز ہے، دوسری طرف سر کے بالوں کے ذریعہ لٹکا ہوا ہونا اس سے بڑا عذاب ہے اور اس کے علاوہ آگ کی وجہ سے دماغ کا پکنا اس سے بھی زیادہ بڑا عذاب ہے۔

دنیا میں خدا چاہی کرلو

یہ دنیا کی چندروزہ زندگی ہے، آدمی اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم مان لے یہ بہتر ہے۔ ایک بزرگ کا بڑا پیارا جملہ ہے کہ "تم دنیا میں خدا چاہی کرلو، جنت میں من چاہی کرلینا"۔ یعنی اس دنیا کی تھوڑی سی زندگی میں اللہ تعالیٰ کا کہنا مان لو اور اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں وہ کر کے دکھادو، تو پھر جنت میں وہ سب کچھ کرلینا جو تمہارا دل چاہے گا، اللہ تعالیٰ وہاں تمہاری ہر جائز خواہش پوری فرمادیں گے۔ اس چندروزہ زندگی کے بعد آخرت کی ابدالآباد والی زندگی آنے والی ہے، وہاں جاکر من چاہی کرلینا بہت نفع کا سودا ہے۔ لیکن اگر دنیا میں کسی نے من چاہی کرنا چاہا تو اس کا بڑا عذاب اور

بڑا وبال ہے۔ لہٰذا دنیا کی چند روزہ زندگی کی خاطر اپنے آپ کو بے پردہ رکھنا اور بے پردہ گھر سے نکلنا اور نامحرم مردوں کے سامنے بے پردہ آنا جانا اور اپنے سر کو کھول کر نکلنا، اس میں وقتی طور پر آدمی کو تھوڑی سی آزادی محسوس ہوتی ہے۔

بے پردگی میں آزادی کا دھوکہ

لیکن درحقیقت بے پردگی میں نہ آزادی ہے نہ راحت وسکون ہے بلکہ سکون کا دھوکہ ہے، راحت کا دھوکہ ہے، آزادی کا دھوکہ ہے، اگر واقعۃً بے پردگی میں راحت ہوتی تو اللہ تعالیٰ پردہ کا حکم نہ دیتے، اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ نے جو حکم دیا ہے، حقیقت میں اسی کے اندر راحت ہے، اسی میں عزت ہے، اسی میں عفت ہے، اسی میں پاکدامنی ہے، دنیا کی چند روزہ زندگی کی خاطر اتنے بڑے عذاب کو مول لینا یہ کوئی عقلمندی کی بات نہیں۔

زبان درازی پر عذاب

دوسری عورت کے بارے میں فرمایا کہ جو عورت زبان کے بل لٹکی ہوئی تھی، یہ وہ عورت تھی جو دنیا میں زبان دراز تھی اور بداخلاق تھی اور اپنے شوہر سے لڑتی جھگڑتی تھی اور اپنی زبان کے ذریعہ نا

حق اپنے شوہر کو ستاتی تھی، ایسی عورت کو جہنم میں زبان کے ذریعہ لٹکایا جائے گا۔اسی طرح اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو ستائے گا اور پریشان کریگا، اس پر طعن و تشنیع کرے گا، اس کو اور اس کے ماں باپ کو برا بھلا کہے گا، ایسا مرد بھی گناہ گار ہوگا۔ایسا نہیں ہے کہ عورتیں اگر گناہ کریں گی تو وہ پکڑی جائیں گی اور مرد آزاد ہیں جو چاہیں کرتے رہیں ان کی کوئی پوچھ نہیں ہوگی، ایسا نہیں ہے، بلکہ مرد اگر زبان کے ذریعہ گناہ کریں گے تو ان کی بھی پکڑ ہوگی۔

ناپاک رہنے اور مذاق اڑانے پر عذاب

تیسری عورت جس کو اس حال میں دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ پیشانی سے اور اس کے دونوں پیر سینے سے بند ھے ہوئے ہیں اور اس کو جہنم کا عذاب ہو رہا ہے، اس کے بارے میں فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جو جنابت کے بعد اور مخصوص ایام کے گزر نے کے بعد غسل کا اہتمام نہیں کرتی تھی بلکہ غسل کے سلسلے میں کوتاہی اور لاپرواہی کرتی تھی اور نہ صرف نماز نہیں پڑھتی تھی بلکہ نماز کا مذاق اڑاتی تھی۔

غسل میں لاپرواہی کرنا

بعض خواتین غسل کرنے میں بہت لاپرواہی کرتی ہیں کہ غسل

فرض ہو گیا لیکن وقت پر غسل نہ کرنے کی وجہ سے نماز قضا ہو رہی ہے، اس کوتاہی میں بہت سے مرد بھی مبتلا ہوتے ہیں، خاص طور پر نوجوان مرد اور نوجوان عورتیں اس میں زیادہ مبتلا ہیں یا عین نماز کے وقت بیدار ہوتے ہیں لیکن غسل میں اتنی دیر لگاتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں بعض اوقات جماعت نکل جاتی ہے اور بعض اوقات نماز ہی قضا ہو جاتی ہے، یاد رکھیے! غسل میں اتنی دیر لگانا کہ اس کی وجہ سے جماعت چھوٹ جائے یا نماز ہی قضاء ہو جائے، گناہ کی بات ہے۔

پاکی کا وقت شروع ہونے پر نماز فرض ہو جاتی ہے

اسی طرح خواتین کے جو نماز نہ پڑھنے کے ایام ہوتے ہیں ان ایام کے پورے ہو جانے پر خواتین اس کا اہتمام کریں کہ جس وقت وہ ایام ختم ہوں، فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دیں۔ بعض خواتین اس میں سستی کرتی ہیں اور کئی کئی نمازیں لاپرواہی میں قضا کر دیتی ہیں، جبکہ ان ایام کے ختم ہو جانے کے بعد ایک نماز بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں، حتیٰ کہ اگر کوئی خاتون ایسے وقت میں پاک ہوئی جب کہ نماز کا وقت ختم ہونے میں صرف اتنا وقت باقی ہے کہ وہ غسل کر کے تکبیرِ تحریمہ یعنی ''اللہ اکبر'' کہہ سکتی ہے تو اس صورت میں بھی اس خاتون پر

اس وقت کی نماز فرض ہوتی ہے۔ لیکن آج کل خواتین کا یہ حال ہے کہ بعض مرتبہ خواتین رات کو پاک ہو جاتی ہیں مگر اس کے باوجود دن میں بھی غسل نہیں کرتیں۔ خواتین کو یہ چاہئے کہ اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھ لیں اور بڑی فکر کے ساتھ اس مسئلہ پر عمل کریں، اس کی پوری تفصیل ''بہشتی زیور'' میں موجود ہے، وہاں اس مسئلہ کو پڑھ کر سمجھ لیں۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی عالم سے سمجھ لیں، اس کے علاوہ ''تحفۂ خواتین'' میں بھی حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو اچھی طرح بیان فرمایا ہے، وہاں دیکھ لیں۔

ناجائز تعلقات پر عذاب

چوتھی عورت جس کو آپ نے دیکھا کہ وہ سینے کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جو دنیا میں نامحرم مردوں کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھتی تھی۔ آپ جانتے ہیں ان ناجائز تعلقات کا اصل سبب بے پردگی ہے، جہاں بے پردگی ہوتی ہے، وہاں دوسرے مردوں سے ناجائز تعلقات بھی قائم ہوتے چلے جاتے ہیں، یہ بڑے وبال اور عذاب کی چیز ہے، اللہ تعالیٰ تمام خواتین کو اس سے محفوظ رکھیں۔ آمین۔

جھوٹ اور چغلی پر عذاب

پانچویں عورت جس کو آپ ﷺ نے اس حال میں دیکھا کہ اس کا چہرہ تو خنزیر کی طرح تھا اور باقی جسم گدھے کی طرح اور اس کو ہزاروں قسم کے عذاب ہو رہے تھے، اس کے بارے میں فرمایا کہ یہ وہ عورت تھی جو دنیا میں جھوٹ بولتی تھی اور چغلی کھاتی تھی، جو عورت اُدھر کی باتیں اِدھر اور اِدھر کی باتیں اُدھر لگاتی ہے اور اس کے نتیجے میں دو عورتوں میں اور دو مردوں میں لڑائی کروا دیتی ہے، اسی کا نام چغلی کھانا ہے، ان دونوں گناہوں کی وجہ سے اس عورت کو یہ دردناک عذاب ہو رہا تھا۔ پھر یہ کام عورت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ مرد بھی کر سکتا ہے، لہٰذا اگر کوئی مرد بھی یہ کرے گا تو وہ بھی گناہ گار ہوگا۔ یہ دونوں گناہ ایسے ہیں جو معاشرے کو تباہ کرنے والے ہیں۔

نااتفاقی کا سبب جھوٹ اور چغلی

اگر آپ غور کریں گے تو یہ نظر آئے گا کہ اکثر ہمارے گھروں میں اور خاندانوں میں جو لڑائی اور جھگڑے ہوتے ہیں یا نااتفاقیاں ہوتی ہیں، اس میں ان دونوں باتوں کو خاص طور پر دخل ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ جس گھر میں لڑائی جھگڑا زیادہ ہوگا، وہاں پر جھوٹ بولنے کی عادت زیادہ ہوگی اور جو جھوٹ بولتا ہے اکثر وہ چغلی بھی

لگتا ہے۔ حضورِ اقدس ﷺ نے بھی ان دونوں کو ایک ساتھ بیان فرمایا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر یہ دونوں گناہ ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہیں۔

چغلی کی حقیقت

چغلی میں یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص نے وہ بات نہیں کہی لیکن اس نے جا کر دوسرے سے وہ بات کہہ دی کہ فلاں شخص تمہارے بارے میں یہ کہہ رہا تھا، ہمارے یہاں تحقیق کرنے کا رواج نہیں ہے، بس دوسرے سے جو بات سن لی، وہ پتھر کی لکیر ہے اور وہ شخص جس کے متعلق وہ بات کہی گئی ہے، وہ اگر قسم کھا کر بھی یہ کہہ دے کہ میں نے یہ بات نہیں کہی، پھر بھی اس کی بات نہیں مانی جاتی، جب دونوں طرف کی باتیں اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر ہوں گی تو اس کے اندر جھوٹ بھی ہوگا، چغلی بھی ہوگی اور غیبت بھی ہوگی، اس کے نتیجے میں لڑائی جھگڑا اور نااتفاقیاں پیدا ہوں گی۔ اگر مرد حضرات بھی اور خواتین بھی واقعۃً ان دونوں گناہوں سے آج ہی سچی توبہ کرلیں تو آدھے سے زیادہ ہمارے گھروں کا فساد ختم ہو جائے، گھروں سے نااتفاقی ختم ہو جائے اور گھروں میں چین وسکون اور آرام وراحت کی لہر آجائے۔

حسد کرنے اور احسان جتلانے پر عذاب

چھٹی عورت جس کو آپ ﷺ نے اس حال میں دیکھا کہ اس کا جسم کتے کی طرح تھا اس کے منہ سے جہنم کی آگ داخل ہو رہی تھی اور پاخانے کے راستے سے باہر نکل رہی تھی اور اس کو جہنم کے گرز مارے جارہے تھے، یہ وہ عورت تھی جو دنیا میں دوسروں پر احسان کر کے احسان جتلاتی تھی اور دوسروں کی چیزوں پر حسد کرتی تھی۔ یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں کہ خواہ مردوں کے اندر پائی جائیں یا عورتوں کے اندر ان سب کے لئے بھی باعثِ وبال ہیں، ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہئے کہ وہ احسان جتلانے سے بچیں اور حسد کرنے سے بھی بچیں۔

حسد کی حقیقت

حسد کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے پاس کوئی نعمت دیکھے، مثلاً ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے خاص منصب عطا فرمایا ہے یا مال عطا فرمایا ہے یا دین و دنیا کے اعتبار سے کسی اور نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، اب کوئی شخص اس کی نعمت کو دیکھ کر دل میں جلتا رہے اور کڑھتا رہے اور دل دل میں یہ تمنا کرے کہ کسی طرح اس کی یہ نعمت اس سے چھن جائے مجھے مل جائے یا مجھے ملے یا نہ ملے لیکن اس کے پاس یہ نعمت نہ رہے، اس کا نام ''حسد'' ہے۔ مثلاً کسی کے کپڑے دیکھ کر حسد کرنا یا

زیور دیکھ کر حسد کرنا، یا اس بات پر حسد کرنا کہ اس کے پاس اتنی اچھی گاڑی کہاں سے آگئی، اس کے پاس اتنا عمدہ مکان کہاں سے آگیا، یا اس کو اتنا اچھا رشتہ کیوں مل گیا، خلاصہ یہ کہ کوئی بھی نعمت کسی کو ملی، اب دوسرا شخص چاہے وہ مرد ہو یا عورت، وہ اپنے دل میں اس نعمت کو دیکھ کر یہ خواہش کرے کہ کسی طرح سے اس کی یہ نعمت اس کے پاس سے چھن جائے، چاہے مجھے ملے یا نہ ملے، یہ حسد ہے جو کہ ناجائز اور حرام ہے۔

حسد کا علاج

اگر کسی شخص کو اپنے دل میں حسد محسوس ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اے اللہ! آپ نے جو نعمت اس کو عطا فرمائی ہے، اس نعمت میں اس کے لئے برکت اور ترقی عطا فرما اور مجھے بھی اپنے فضل سے یہ نعمت عطا فرما، جس طرح آپ نے اس پر کرم فرمایا، مجھ پر بھی اپنا کرم فرما۔ اس دعا کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ حسد کی بیماری جاتی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض

''حسد'' میں درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض ہوتا ہے، کیونکہ انسان کو جو نعمت ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم سے ملتی ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے:

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔

(سورۃ الزخرف:۳۲)

ترجمہ

''ہم نے دنیاوی زندگی میں ان کے درمیان ان کی معیشت تقسیم کردی ہے''۔

لہٰذا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے جو نعمت دی ہے وہ اپنی حکمت اور قدرت اور فضل سے عطاء فرمائی ہے، اگر کسی کو عزت ملی یا منصب ملا، یا مال ملا یا اولاد ملی یا مکان ملا وہ سب منجانب اللہ ملا ہے اور جب منجانب اللہ ملا ہے تو ہم اس پر اعتراض کرنے والے کون ہوتے ہیں اور یہ آرزو کرنے والے ہم کون ہوتے ہیں کہ اس کی یہ نعمت چھن جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو دینا چاہتے ہیں اور ہم چھیننا چاہتے ہیں۔ لہٰذا یہ ''حسد'' کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم پر اعتراض کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض کرنا بڑا سنگین گناہ ہے، اس لئے ''حسد'' سے بچنا چاہئے۔ مرد اور عورت دونوں کو اس گناہ سے بچنے کی ضرورت ہے۔

احسان جتلانا گناہ ہے

دوسرا گناہ جو اس حدیث میں بیان فرمایا، وہ ہے ''احسان جتلانا''

یہ بات سب جانتے ہیں کہ اگر کوئی کسی دوسرے شخص کو کوئی چیز دے اور دینے کے بعد پھر اس سے یہ کہے کہ ہم نے تمہیں یہ چیز دی ہے، یہ احسان جتلانا ہے جو بڑا گناہ ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں یہ گناہ بھی پایا جاتا ہے، خاص طور پر یہ گناہ ان لوگوں میں زیادہ پایا جاتا ہے جو رسم ورواج کے تابع ہو کر دوسروں کو تحفے اور ہدایا دیتے ہیں یا نمائشی طور پر ہدیے اور تحفے دیتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے وہ ہدیہ اور تحفہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں دیا اور جب اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں دیا تو اب دیتے وقت یہ نیت ہوتی ہے کہ جب ہم نے اس کو تحفہ دیا ہے تو اس کا بدلہ بھی ہمیں ملنا چاہئے اب اگر بدلہ نہیں ملا یا تحفہ کے مقابلہ میں بدلہ کم ملا تو اس تحفہ پر احسان جتلاتے ہیں کہ صاحب! ہم نے ان صاحب کو یہ دیا، ان کے ضرورت کے وقت پر ہم نے ان کی یہ خدمت کی، لیکن وہ صاحب تو نہ ہمیں ملنے کے لئے آئے اور نہ ہی ہمیں کچھ دیا، بس کھا کر بیٹھ گئے، دینے کا نام ہی نہیں لیتے، یہ بڑے کنجوس ہیں۔ یاد رکھئے! یہ باتیں احسان جتلانے کے اندر داخل ہیں اور ناجائز اور حرام ہیں۔

نیک سلوک اور ہدیہ تحفہ اللہ تعالیٰ کیلئے دو

لہٰذا اگر کسی کے ساتھ اچھا سلوک اور اچھا برتاؤ کرنا ہے یا کسی کو

کوئی ہدیہ یا تحفہ دینا ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے دو، ورنہ مت دو، اس لئے کہ ہدیہ دینا کوئی فرض وواجب نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ سے لینے کی نیت کریں اور وہ اجر وثواب ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کے لئے اور اجر وثواب کی امید پر دے رہے ہیں تو پھر کسی انسان سے اس کے بدلے کی امید نہیں رکھنی چاہئے، اب چاہے وہ دے یا نہ دے، یا کم دے یا زیادہ دے، ہماری اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے، لہٰذا کسی سے اچھا برتاؤ کر کے، اچھا سلوک کر کے اور کسی کو ہدیہ اور تحفہ دے کر ہمیشہ کے لئے بھول جانا چاہئے اور جب دیتے وقت اللہ تعالیٰ کے لئے دینے کی نیت ہوگی تو اس کا بدلہ نہ ملنے پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہوگا اور جب اعتراض نہیں ہوگا تو احسان جتلانے کی نوبت بھی نہیں آئے گی، لہٰذا اگر کسی نے احسان کر کے احسان جتلایا ہو تو وہ اس گناہ سے توبہ کر لے اور آئندہ اس گناہ سے پرہیز کرے۔ بہرحال! جو عورت احسان کر کے احسان جتلانے والی ہوگی اور جو عورت دوسروں کی نعمت پر حسد کرنے والی ہوگی، ایسی عورت کا عذاب اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

خلاصہ

اس حدیث میں چھ قسم کی عورتوں پر عذاب کو بیان فرمایا ہے۔ جس

میں سے پہلی قسم کی عورت وہ ہے جو بے پردہ ہوکر نامحرم مردوں کے سامنے آتی جاتی ہے لہٰذا خواتین کے لئے نامحرم مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے، گھر کے اندر بھی اور گھر کے باہر بھی، خاص طور پر جب کوئی خاتون کسی ضرورت سے باہر نکلے تو اس کو شرعی پردہ کرکے نکلنا چاہیے، بے پردہ نکلنا گناہ کی بات ہے۔

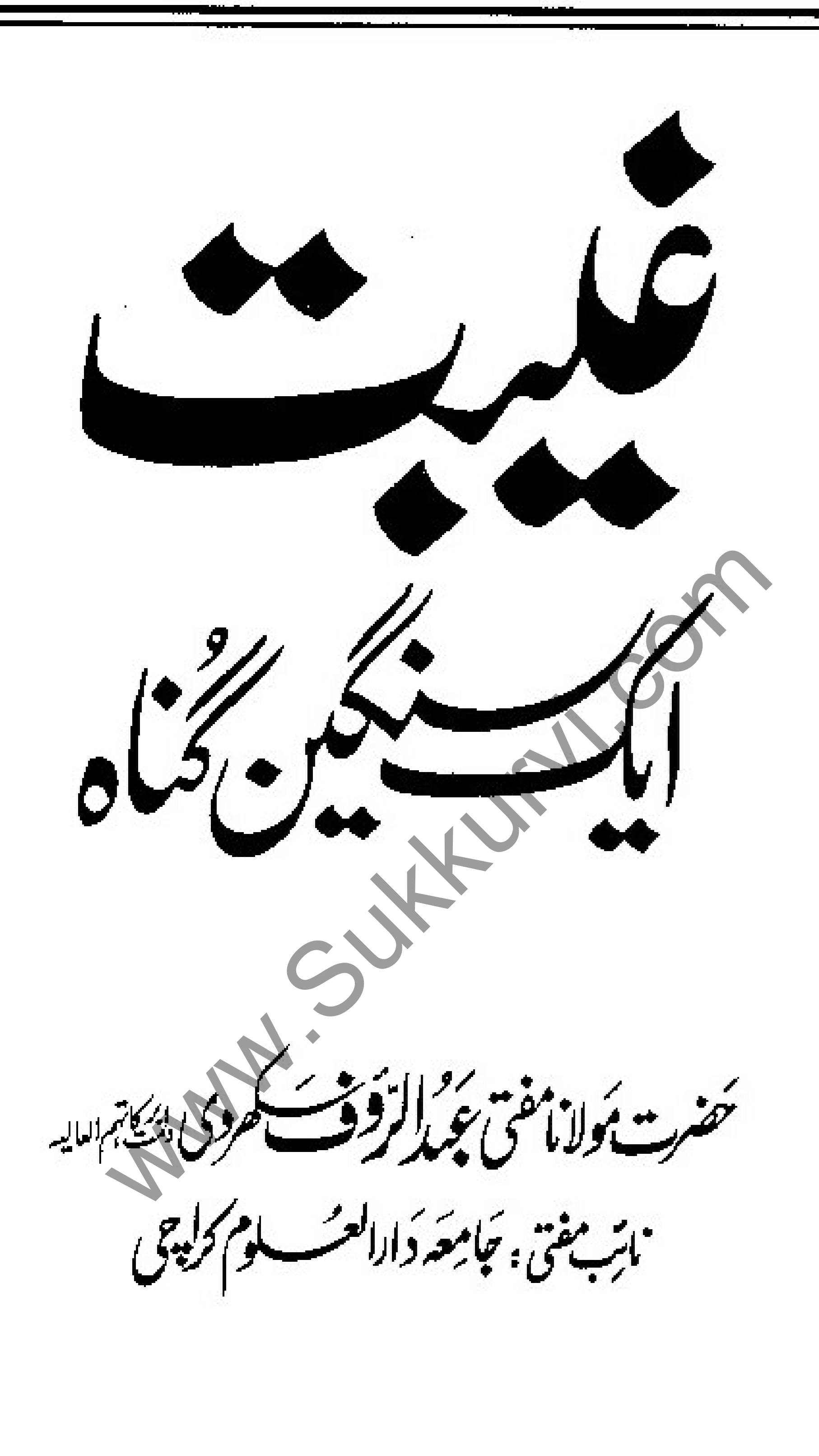
گھر کے مرد خواتین کو پردہ کرنے پر آمادہ کریں

مردوں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کی عورتوں کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں، نرمی سے ان کو سمجھائیں اور اس موضوع پر جو کتابیں چھپی ہوئی ہیں ان کے مطالعہ کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا حکم آسانی سے معلوم ہوسکتا ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ عمل کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوگا، چنانچہ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''شرعی پردہ'' اور دوسری کتاب ''پردۂ شرعی کی چہل حدیث'' ہے جو حضرت مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی ہے، یہ کتابیں یا تو پڑھ کر خواتین کو سنائیں یا خواتین خود مطالعہ کرلیں، رفتہ رفتہ اس حکم پر عمل کرنے کی فکر کریں اور کوشش کریں اور ہمت کرکے قدم آگے

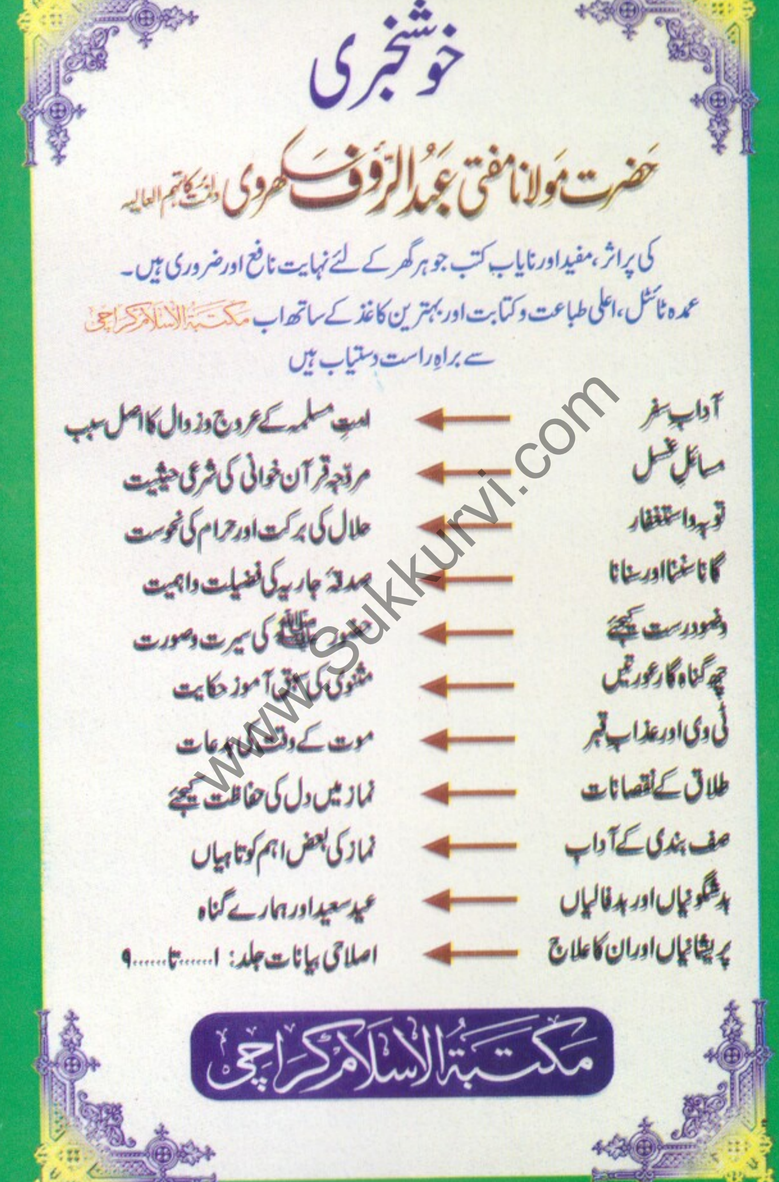
بڑھائیں اور شرعی پردہ کا اہتمام فرمائیں۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام مسلمان خواتین کو بے پردگی کے گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں اور شرعی پردہ کا اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

☆☆☆☆☆



مکتبۃ الاسلام کراچی


خوشخبری
حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ
کی پر اثر، مفید اور نایاب کتب جو ہر گھر کے لئے نہایت نافع اور ضروری ہیں۔
عمدہ ٹائٹل، اعلیٰ طباعت و کتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ اب مکتبۃ الاسلام کراچی
سے براہِ راست دستیاب ہیں
آداب سفر ← امتِ مسلمہ کے عروج و زوال کا اصل سبب
مسائلِ غسل ← مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت
توبہ و استغفار ← حلال کی برکت اور حرام کی نحوست
گانا سننا اور سنانا ← صدقۂ جاریہ کی فضیلت و اہمیت
وضو درست کیجئے ← حضور ﷺ کی سیرت و صورت
چھ گناہ گار عورتیں ← مثنوی کی سبق آموز حکایت
ٹی وی اور عذابِ قبر ← موت کے وقت کی بدعات
طلاق کے نقصانات ← نماز میں دل کی حفاظت کیجئے
صف بندی کے آداب ← نماز کی بعض اہم کوتاہیاں
بدشگونیاں اور بدفالیاں ← عید سعید اور ہمارے گناہ
پریشانیاں اور ان کا علاج ← اصلاحی بیانات جلد: ۱......تا......۹
مکتبۃ الاسلام کراچی